اعداد وشمار کے مطابق 50,000 لوگوں نے جبکہ جرمن میں 1000 افراد نے اسلام قبول کیا۔(الفرقان شمارہ 377)

اس صورتحال سے غیر مسلم راہنما، متعصب پادری اور زندیق مصنفین بوکھلا اٹھتے ہیں اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق اپنے تئیں اسلام کو بدنما روپ میں پیش کر کے جویانِ حق کا راستہ روکنے کیلئے نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر من گھڑت الزامات لگا دیتے ہیں۔دشنام طرازی اور بدکلامی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔

لیکن نوید الٰہی ﴿وعسی ان تکرھوا شیئا وھو خیر لکم﴾ اور ﴿فان مع العسر یسرا ۞﴾ کے مصداق مسلمانوں کے خلاف کسی بھی بڑی تدبیر اور سازشی منصوبے کے بعد یہی منصوبہ، منصوبہ سازوں کے ارادوں اور نیتوں پر پانی پھیرتا ہوا مسلمانوں اور اسلام کیلئے بہتری کے اسباب پیدا کرتا ہے۔اگرچہ مسلمانوں کو وقتی طور پر پریشانی اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے مگر اس کا نتیجہ خیر ہی ہوتا آیا ہے۔ مثلاً 11 ستمبر 2001 کا یہودی منصوبہ جس کے بعد امریکہ اور یورپ میں اسلام کا مطالعہ پہلے سے زیادہ ہوا اور نسبتاً کثیر تعداد میں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

فرانس میں سکارف کے معاملے پر مسلمانوں پر ایک کڑا دور آیا۔مگر 2005 کے اندر اندر 50,000 افراد نے اسلام کو بطور دین اپنا لیا۔خلیج میں امریکی واتحادی فوج آئی۔عالم اسلام متفکر اور پژمردہ ہوا کہ حرمین شریفین میں کافر فوج کا ناپاک سایہ پڑا،مگر سعودی اور مسلمان فوجیوں سے میل جول اور مسلمانوں کو قریب سے دیکھنے اور سمجھنے پر کافی تعداد میں سپاہی مسلمان ہوئے۔

اگر کسی کج رو مغربی مصنف نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو بگڑی ہوئی صورت میں پیش کیا تو: ''پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے'' کے مصداق مغرب ہی سے اعتدال پسند اور منصف مزاج دانشوروں اور مفکروں نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور پیغمبر اسلام کی مدح وثنا میں رطب اللسان ہوئے۔الفضل ماشهدت به الأعداء کے مطابق مسلمانوں کے دفاع سے زیادہ اپنے ہم مشرب لوگوں کا دفاع زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے،جس سے ﴿ولا یحیق المکر السیئ الا بأھلہ﴾ کی تعبیر پوری ہوتی ہے۔آئندہ بھی دین اسلام سرخرو ہی رہے گا اور مستقبل اسی کا ہوگا۔ان شاء الله العزیز

عالمی عدالت انصاف سے ہماری اپیل ہے کہ توہین رسالت کے مجرمین کو قرار واقعی سزا دے کر آئندہ کے لیے سوا ارب مسلمانوں کو دل آزاری سے بچانے کو یقینی بنائے۔اور ایسے مجرمین کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔یہ تو مسلمانوں کیلئے جلتی پر تیل کا کام کرے گا۔اور دنیائے صحافت سے بھی اپیل ہے کہ دیگر مثبت اور انسانی مسائل حل کرنے والے موضوعات پر قلم اٹھائیں۔کیا دنیا میں توہین رسالت،توہین اسلام اور الزام تراشی کے علاوہ اور کوئی موضوع نہیں؟!﴿ان الذین یؤذون الله ورسولہ لعنھم الله فی الدنیا والأخرة واعد لھم عذابا مھینا ۞﴾(الأحزاب:٥٧)

❀❀❀❀❀

توہین آمیز خاکے

محمود احمد مفکر

''جیلانڈ پوسٹن'' میں رحمتِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق جو توہین آمیز خاکے شائع ہوئے، ان کے بارے میں ''نیل کے ساحل سے لیکر تا بخاکِ کاشغر'' مسلمانوں کی جانب سے احتجاجی مظاہروں اور قراردادہائے مذمت کا سلسلہ جاری ہے حتیٰ کہ چند غیر مسلم زعماء نے بھی اس ہیجان انگیز حرکت کی شدید مذمت کی ہے۔ ڈنمارک کے بعد ناروے، فرانس وغیرہ متعدد یورپی ممالک اور امریکہ کے اخبارات نے ان کی اشاعت میں حصہ لیا۔ کفار، مسلمانوں اور پیغمبر اسلام کے متعلق جو منہ میں آئے بک جاتے ہیں، کبھی کبھی دل کا غبار صفحۂ قرطاس پہ منتقل کر دیتے ہیں یہی ان کی طرف سے مسلمانوں کی محبت مصطفوی کا امتحان ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ سے لیکر غازی علم الدینؒ تک رسول اللہ پر جان نچھاور کرنے والے تھے۔ آج کے ''روشن خیال'' اور ''اعتدال پسند'' محبان جمہوری اندازِ احتجاج اختیار کرتے ہوئے جلسوں، ریلیوں اور نعرہ بازی پر اکتفا کر رہے ہیں کہ مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی مائی کے لال کو ایسی گستاخی کی جرأت نہ ہو سکے۔ رحمتِ کائنات حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی پر مبنی خاکوں کی اشاعت کے پیچھے یہودیوں کی سازشی ذہنیت کارفرما ہے جو حضرت یحیٰ وزکریا علیہم السلام کو شہید کر چکے اور حضرت عیسیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی شہید کرنے کی ناکام کوشش کی۔ یہودیوں کے اثر ورسوخ ہی کی بنیاد پر یورپ وامریکہ کے اخبارات اور صحافتی تنظیموں نے ان اخبارات کی باقاعدہ پشت پناہی کی، حتیٰ کہ انہیں صلیبی جنگ کے کمانڈر صدر بش کی سندِ خوشنودی بھی حاصل ہوئی۔ یہود ونصاریٰ نے رسول اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کر کے مسلمانوں کے جذبات واحساسات کو پرکھنے کی کوشش کی ہے کہ ان کے اندر اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد ﷺ کی کتنی محبت موجود ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ کی توہین کی پاداش میں ان کی طرف سے کونسا ردِعمل سامنے آتا ہے۔ ماضی میں بھی اس نوعیت کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں، جن میں بھارتی نژاد برطانوی مصنف سلمان رشدی کی ''شیطانی آیات'' بنگالی مصنفہ تسلیمہ نسرین کی گل افشانیاں اور سنہ ۲۰۰۱ میں امریکی ہفت روزہ ٹائم کی جانب سے شائع کردہ حضرت جبریل کے خاکے شامل ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ مغرب کی طرف سے جب بھی کوئی طوفان کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کے استیصال کے لئے تمام مسلمان اٹھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ دینی جذبات سے عاری ہوتے ہیں ان کے اندر بھی دین پر کٹ مرنے کا جذبہ کروٹیں لینے لگتا ہے اور عروقِ مردۂ مسلم میں خونِ زندگی دوڑنے لگتا ہے۔ بقول اقبال:

مسلماں کو مسلماں کر دیا طوفان مغرب نے — تلاطم ہائے دریا ہی سے ہے گوہر کی سیرابی
عروقِ مردۂ مسلم میں خونِ زندگی دوڑا — سمجھ سکتے نہیں اس راز کو سینا و فارابی